

## ۱- مسلمانوں کے درمیان حدیث سے متعلق نظریات اور موقف

مسلمانوں کے درمیان حدیث کے متعلق چار نظریات پائے جاتے ہیں

### ۱- کچھ ہر چیز کو قبول کر لیتے ہیں

یہ گروہ جو کہ ہر اس چیز کو تسلیم کر لیتا ہے جسے اللہ کے نبی ﷺ کے نام پر بیان کیا جائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس بات سے لاعلم ہوتے ہیں کہ کچھ حدیثوں کو نبی ﷺ کے نام پر گڑھ لیا گیا ہے۔ اور انہیں اس خطرناک مسئلہ کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ نبی ﷺ کے نام میں جھوٹ بولنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“

(صحیح بخاری: ۱۰۸: انس رضی اللہ عنہ)

جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا تو وہ یقیناً اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

### ۲- ہر چیز کو رد کر دیتے ہیں

یہ گروہ پہلے گروہ کے بالکل مخالف ہے جو ہر حدیث کو رد کر دیتا ہے۔ جن کا خیال یہ ہے کہ ہمارے لئے قرآن کافی ہے حدیث کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔

### ۳- صرف اسی چیز کو قبول کرتا ہے جو ان کی عقل مانتی ہے

اس گروہ نے حدیث کے قبول کرنے اور رد کرنے میں اپنی نئی اصطلاح کو ایجاد کیا ہے۔ اگر حدیث ان کی عقل سے ٹکراتی ہے یا سائنس یا قرآن کی باتوں سے ان کی سوچ کے مطابق حدیث میں ٹکراؤ ظاہر ہوتا ہے وہ اسے رد کر دیتے ہیں۔ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو سونے کو روشنی میں چیک کرتا ہے۔ اگر وہ چمکتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ سونا اصلی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کئی غلطیاں اس طریقہ سے اس سے ہو جائیں۔ بسا اوقات وہ ایسی چیز کو لے سکتا ہے جسے وہ سونا سمجھے لیکن وہ سونا نہ ہو اور کبھی ایسا ہوگا کہ وہ قیمتی سونے کو خراب چمک کی وجہ سے چھوڑ دے۔

### ۴- جو صحیح کو لیتا ہے اور غلط کو چھوڑ دیتا ہے

حدیث کو لینے اور چھوڑنے میں یہی صحیح طریقہ ہے کہ صحیح کو لیا جائے اور غلط کو چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ غلط ثابت ہو جائے۔ یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ حدیث صحیح ہے؟ اگر آپ اصول حدیث، اسماء الرجال اور حدیث کے بنیادی اصولوں میں ماہر ہیں تو آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ کون سی حدیث صحیح ہے لیکن اگر آپ ماہر نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی ہمیں راستہ دکھایا ہے جیسا کہ سورہ نحل ۱۶: ۴۳، سورہ انبیاء ۲۱: ۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

”تم اہل علم سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔“

## حدیث کی اہمیت اور اس کی حجیت

حدیث یہ اسلام کی بلا تفریق دوسری بنیاد ہے۔ نیچے حدیث کی اہمیت کے تعلق سے چھ نقاط دیئے گئے ہیں۔ یہ نقاط حدیث کی اہمیت کی پختہ وضاحت کرتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ حدیث ہم پر حجت ہے۔

### پہلی وجہ: نبی ﷺ کی اتباع

۳- اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت سے منہ موڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔

اللہ جل شانہ نے بیان فرمایا

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ

(آل عمران ۳۲)

آپ ان سے کہہ دیجئے! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر وہ پیٹھ پھیریں تو (یاد رکھیں) اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

یہاں اللہ نے بتلایا کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے منہ موڑتے ہیں وہ کافروں کی طرح عمل کرتے ہیں۔

”اللہ کی اطاعت کرو“ یہ جملہ قرآن کی جانب اشارہ کرتا ہے اور ”رسول کی اطاعت“ یہ جملہ حدیث کی جانب اشارہ کرتا ہے اور درمیان میں لفظ ”واؤ“ یہ وضاحت کر رہا ہے

کہ اطاعت اللہ اور اطاعت رسول الگ الگ چیز ہے نہ کہ ایک جیسا کہ بعض لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

اور اللہ نے کہا کہ اللہ کی اطاعت کرو اور (عربی لفظ ”واؤ“ کے ساتھ) رسول کی اطاعت کرو۔ نہ کہ یہ کہا کہ اللہ کی اطاعت کرو پھر (عربی لفظ ”ثم“ کے ساتھ) رسول کی؟

## ۵۔ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے

جو لوگ رسول ﷺ کی اطاعت سے منہ موڑتے ہیں ہم ان کے بارے میں اتنی سخت بات کیوں پاتے ہیں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سورہ نساء میں فرماتے ہیں:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا

جس نے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے پیٹھ پھیرا (انکار کیا) تو ہم نے آپ کو ان پر نگراں نہیں بنایا ہے۔ (النساء ۸۰)

حقیقت میں قرآن کریم اعلان کرتا ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

(سورہ نجم ۵۳)

اور وہ (یعنی اللہ کے رسول ﷺ) اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے مگر وہ وحی ہوتی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ واضح کر رہے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی طرف سے شریعت کے معاملہ میں اپنی خواہشات سے کچھ نہیں کہاتے تھے لیکن وہ اللہ کی طرف سے رہنمائی اور

ہدایت ہوتی تھی اس لئے جو کوئی رسول کی اطاعت کرتا ہے تو گویا کہ وہ اللہ ہی کی اطاعت کر رہا ہے۔ جس کا مخالف معنی یہ ہے کہ جس نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی تو

گویا اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

## باعبار اطاعت قرآن اور حدیث برابر ہیں

قرآن کا اپنا ایک مقام ہے اور اس کے پڑھنے پر ان گنت اجر و ثواب ہے۔ جیسا کہ سورہ بقرہ ۲۳ میں ذکر ہے۔ لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا معاملہ آئے گا تو

قرآن اور حدیث کے درمیان فرق نہیں کیا جائے گا۔ اطاعت کے معاملہ میں دونوں ایک ہی درجہ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم قرآن میں ایک

ساتھ بار بار دیتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت حقیقت میں اللہ ہی کی اطاعت ہے۔

((سورہ ہ ۳: ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸،

## ۱۔ نبی ﷺ کی اتباع کی اہمیت

اللہ تعالیٰ سورہ نساء میں فرماتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ  
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ  
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

اے ایمان والو! تم اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی جانب لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہت ہی بہتر اور، باعتبار انجام بہت ہی اچھا ہے۔

(نساء: ۵۹)

اور ہدی ہوئی آیتوں سے چند نتائج سامنے آتے ہیں

(الف) عربی لفظ ((اطیعوا)) جس کا معنی ہے اطاعت کرنا صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے استعمال ہوا ہے نہ کہ ”اختیار والوں“ کے لئے۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ صرف اللہ کے رسول ﷺ کی بات ہی بلا دلیل تسلیم کی جائے گی باقی کسی اور فرد کی بات کے لئے ہمیں قرآن اور حدیث سے دلیل کی ضرورت ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اگر کسی بات میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہونے کا حکم ہے نہ کہ اختیار والوں کی طرف۔

(ب) یہ جملہ کہ ”اطاعت کرو اللہ کی“ قرآن کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ”اطاعت کرو رسول کی“ نبی ﷺ کی سنت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور عربی میں لفظ ”و“ یعنی اور اس بات کی خبر دیتا ہے کہ یہ دو چیزیں ہیں نہ کہ ایک ہی۔ (جیسا کہ بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں)

(ج) اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ ”اطاعت کرو اللہ کی اور (جس کے لئے عربی میں ”و“ استعمال ہوا ہے) اطاعت کرو رسول کی۔ نہ کہ یہ بتاتے ہیں کہ اطاعت کرو اللہ کی پھر (جس کے لئے عربی میں ”ثم“ استعمال ہوتا ہے) اطاعت کرو رسول کی۔

(د) اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں ”اگر تمہارا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اسے لوٹاؤ اللہ کی طرف (اور یعنی لفظ ”و“) اور اس کے رسول کی طرف۔

(ه) آیت بتاتی ہے کہ حقیقی ایمان والے وہ ہیں جو اپنے اختلافات کو صرف اللہ کی طرف نہیں بلکہ ساتھ ساتھ اس کے رسول کی طرف بھی لوٹاتے ہیں۔ اور ہاں قرآن اور حدیث دونوں ایک ساتھ اختلاف کے معاملہ میں انصاف کے معیار کو پیش کرتے ہیں۔

(و) آیت کی شروعات ہوتی ہے ”اے ایمان والو!“ سے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی اتباع صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے نہیں بلکہ تمام مومنوں کے لئے ہے۔

## ۲۔ رسول ﷺ کی اطاعت سے اللہ کی رحمت کشادہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران میں فرماتے ہیں

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(آل عمران: ۱۳۲)

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سورہ جن میں فرماتے ہیں

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا

(جن: ۷۴)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو بیشک اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

## ۳۔ نبی ﷺ کی نافرمانی ہمارے اعمال کو برباد کر سکتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

(محمد: ۳۷)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔

## قرآن کا مقام و مرتبہ

قرآن اپنا ایک خاص مقام اور مرتبہ رکھتا ہے۔ قرآن ہی کے متعلق اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ

و لَكِنَّ أَلِفًا حَرْفٌ وَلَا م حَرْفٌ وَ مِيمٌ حَرْفٌ

جس نے قرآن کے ایک حرف کو پڑھا اس کے بدلہ میں اسے ایک نیکی دی جائے گی اور ایک نیکی کا بدلہ اس جیسی دس نیکیوں کے برابر ہوگا اور میں نہیں کہتا کہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

(ترمذی: ۲۹۱۰) (صحیح الجامع: ۶۴۶۹)

قرآن کی کئی خصوصیات ہیں جو صرف قرآن ہی میں ہیں۔ جن کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر سورہ حشر میں ہے

لَوْ أَنزَلْنَاهُ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْنَاهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

و تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اس کو دیکھتے کہ خوف الہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

(حشر: ۵۹)

اسی طرح سورہ بقرہ میں ہے

فَاتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ

(بقرہ: ۲۳)

”اسی طرح کی ایک سورہ لے کر آؤ۔“

قرآن اور حدیث اتباع میں ایک ہی درجہ کے کس طرح ہو سکتے ہیں

## ۶۔ اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يَدْخُلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اسے اللہ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(نساء: ۱۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى

قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى

میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اسکے جس نے انکار کیا، صحابہ نے پوچھا: کون ہے جو انکار کرے گا آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

(بخاری: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۵۱۳)

[illegible]

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیٹھار مقامات پر مومنوں کو رسول کی اطاعت کے لئے تاکید کی ہے جب کہ اللہ نے رسول ﷺ کی اطاعت کو آدمی کے ایمان سے جوڑ دیا ہے؛ اور تو اور اللہ نے ہمیں رسول ﷺ کی اطاعت نہ کرنے پر بڑے عذاب کی دھمکی دی ہے۔ پھر کیوں نہیں اللہ اپنے پیارے نبی کی باتوں کو محفوظ رکھے گا۔ اور جب اللہ نے اس کی حفاظت نہ کی تو وہ اپنے بندوں پر قیامت کے روز حجت کیسے قائم کرے گا، کہ وہ کہیں گے ”کہاے اللہ! تو نے ہمیں نبی ﷺ کی اطاعت کا تو حکم دیا تھا لیکن ہم نے تیرے نبی کے قول ہی کو نہیں پایا“۔ کیا اللہ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دے گا کہ جس کا کرنا ہمارے لئے ناممکن ہو۔

## دوسری وجہ: حدیث، قرآن کی تشریح ہے

(الف) نبی ﷺ اللہ رب العالمین کی طرف سے وضاحت کرنے والے تھے

رسول اکرم ﷺ کی ذمہ داری تھی کہ وہ لوگوں کو کتاب سکھائیں۔ جملہ ”قرآن سکھانا“ واضح کرتا ہے کہ نبی ﷺ کی ذمہ داری تھی کہ وہ قرآن کی تشریح کریں۔ بالکل اسی طرح کی چیز سورہ بقرہ ۱۲۹، سورہ جمعہ ۶۲:۲ میں موجود ہے۔ بالکل یہی چیز سورہ نحل میں ہے

وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

یہ (ذکر) کتاب ہم نے آپ کی جانب اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔ (نحل: ۱۶۴)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں بیان کہ ”ہم نے اسے اتارا ہے“ اور مراد قرآن ہے ”آپ کی طرف“ جس سے مراد محمد ﷺ ہیں ”تا کہ آپ اسے واضح کریں لوگوں کے لئے کہ ان کے لئے کہا بھیجا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ محمد ﷺ قرآن کی وضاحت کرنے والے تھے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں خبر دیتے ہیں کہ قرآن کے لئے ایک تفسیر اور وضاحت کی ضرورت ہے تاکہ اسے اور اچھی طرح سے لوگ سمجھیں۔

اور یہ یقینی بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قرآن کی تشریح کرنے کا حکم دیا تو وہ انھیں یوں ہی بیکار اور بے علم نہیں چھوڑے گا۔

اللہ تعالیٰ سورہ قیامہ میں فرماتے ہیں

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ

(قیامہ: ۷۵: ۱۹)

پھر (آپ پر) اس کا واضح کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

یہ بات ضروری ہے کہ اللہ اپنے نبی ﷺ پر اس قرآن کے معانی کو واضح کرے۔ اور آپ کے ذریعہ سارے انسانوں پر واضح کرے۔ اسی لئے اللہ نے قرآن کو بذات خود واضح کر دیا۔ اور قرآن کی تفسیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو دی۔ جیسا کہ فرمایا:

وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

یہ (ذکر) کتاب ہم نے آپ کی جانب اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔ (نحل: ۱۶۴)

اور یہ حقیقت میں اللہ ہی کی طرف سے تھی۔

## (ب) ”کتاب“ اور ”حکمت“ کا معنی

اوپر دی ہوئی آیتیں یہ بھی کہتی ہیں کہ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

(بقرہ: ۱۲۹)

اور جو انھیں کتاب اور حکمت سکھائے۔

حکمت کے کیا معنی ہے؟

لفظ ”حکمت“ ہر آیت میں سنت کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسا کہ حسن، قتادہ، مقاتل بن حیان، اور ابو مالک نے تاکید کے ساتھ کہا ہے۔ یہ قول امام ابن کثیر کا ہے۔

(ابن ابی حاتم: ج ۱ ص ۳۹۰، تفسیر ابن کثیر: سورہ بقرہ ۱۲۹)

سورہ احزاب کی آیت میں غور کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بیویوں سے فرمایا

وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ

(۲۴:۳۳)

اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں اور حکمت کی تلاوت کی جاتی ہے ان کا ذکر کرتی رہو۔

معنی یہ ہے کہ قرآن اور سنت کے مطابق عمل کرتے رہو جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر تمہارے گھروں میں اتارا ہے۔ یہی بات قتادہ اور دیگر لوگوں نے کہی ہے جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ جب لفظ ”حکمت“ قرآن، کے ساتھ آئے تو اس کا معنی ہوگا ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنت۔

وہ مختلف طریقہ جن کے ذریعہ سے نبی ﷺ نے قرآن کی وضاحت کی ہے

کئی ساری ایسی سنتیں ہیں جو بذات خود وضاحت کرتی ہیں کہ وہ قرآن کی تشریح ہیں۔

(الف) حدیث میں احکام کی تفصیل اور چیزوں کی وضاحت موجود ہے

یہ چیز ہم پکھل جائے گی جب ہم مختلف اعمال کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کے حکم کو دیکھیں مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”نماز قائم کرو“۔ لیکن یہ قرآن میں نہیں بتایا گیا ہے کہ نماز کو کس طرح سے ادا کریں، نماز میں کیا کیا اعمال کئے جائیں، کب تکبیر کہی جائے، ایسے ہی ہاتھوں کا نماز میں رکھنا، رکوع اور سجدے کرنا وغیرہ کہ یہ اعمال کیسے کئے جائیں؟ رکوع، سجود اور قیام کیسے کئے جائیں؟ ہر ایک رکن کتنی مرتبہ ادا کیا جائے، ایک نماز میں تمام ارکان کتنی مرتبہ کئے جائیں؟ نماز کی کیا کیا شرطیں ہیں؟ یہ اور اس طرح کی کئی وضاحتیں احادیث میں موجود ہیں۔ احادیث کے بغیر ہمارے لئے ممکن ہی نہیں کہ قرآن کے ان احکامات پر عمل کر سکیں۔

دوسری مثال ہم اس تعلق سے وضو کی لے سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ میں فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ

وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ .

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھوؤ، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔

(المائدہ ۶:۵)

یہ آیت بتلاتی ہے کہ وضو میں چار کام کئے جائیں گے۔ اور جیسا کہ قرآن کے ہر احکام کی وضاحت حدیث کرتی ہے اسی وجہ سے ہم پائیں گے کہ حدیث مکمل وضو کا طریقہ بتلاتی ہے۔ ہم اس میں یہ پائیں گے کہ کتنی مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھلا جائے۔ قرآن کی آیت کہتی ہے ”جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھو“، لیکن احادیث بتلاتی ہیں کہ ہر نماز کے لئے نئے وضو کی ضرورت نہیں۔ اور نبی ﷺ تو کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھا کرتے تھے۔

(ب) قرآن کے عمومی کلمات کو احادیث خاص کرتی ہے

مثال کے طور پر سورہ مائدہ میں ہے

أَوْ لَا مَسْتُمْ النَّسَاءَ وَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

(مائدہ ۶:۵)

یا تم عورتوں سے ملو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو۔

عربی لفظ ”لمس“ کا معنی ہے ”چھونا“۔ اور سنت وضاحت کرتی ہے کہ صرف چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پیروں کو سجدہ کرنے کے لئے نماز کی حالت میں چھوتے تھے تا کہ وہ اپنا پیروں سے ہٹائے اور اللہ کے رسول ﷺ کو سجدہ کرنے کے لئے جگہ مل سکے۔ (بخاری: ۴۹۷)

اور تو اور کبھی کبھار وضو کر کے نماز کے لئے جاتے تو اپنی بیویوں میں سے کسی ایک بیوی کو بوسہ لیتے تھے۔ اور دوبارہ وضو بھی نہیں کرتے۔ (ابوداؤد: صحیح ابی داؤد: ج ۱: ۱۶۵)

نبی ﷺ نے اپنے افعال کے ذریعہ سے یہ ثابت کر دیا کہ چھونے سے مراد ہاتھ وغیرہ سے چھونا نہیں بلکہ جماع کو چھونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(ج) قرآن کے سمجھنے میں کوئی غلط فہمی حدیث کے ذریعہ سے دور ہوتی ہے

اس کی مثال نیچے دی ہوئی حدیث میں موجود ہے

لَمَّا نَزَلَتْ ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾  
شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ إِنَّا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ  
قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لَقَمَانُ لِابْنِهِ  
﴿يُنْيَى لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا، ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں“ نازل ہوئی تو تمام مسلمان غمگین ہو گئے اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں کا کون اپنے آپ پر ظلم نہیں کرے گا؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: وہ ظلم نہیں بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کیا کہا تھا ”اے میرے بیٹے تم شرک نہ کرنا بیشک شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔“ (ترمذی: ۳۰۶۷، صحیح سنن الترمذی)

قرآن کی آیتوں کے سمجھنے میں غلطی اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ہوتی تھی حالانکہ ان کی مادری زبان عربی ہی تھی۔ باوجود اس کے کہ وہ خیر القرون میں تھے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ تھے جن پر قرآن نازل ہوا۔ لہذا انہیں اکثر قرآن کی آیتوں کی وضاحت اللہ کے رسول ﷺ سے طلب کرنے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ یہ واقعہ موجودہ لوگوں کی غلط فہمی کو دور کر دیتا ہے جو یہ سوچتے ہیں کہ عربی زبان کی معلومات قرآن کریم کو مکمل طور سے سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

(د) حدیث قرآن کے مقاصد کو واضح کرتی ہے اور قرآن کے معین حکم کو الگ کرتی ہے

اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں بیان فرمایا ہے

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ  
وَمَا أَهْلٌ لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

(مائدہ: ۳)

”تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔“  
لیکن کچھ چیزوں کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں

أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَ دَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحَوْتُ وَ الْجَرَادُ وَ أَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَ الطَّحَالُ

”تمہارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کئے گئے ہیں۔ دو مردار: مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون کبھی اور تلی ہے۔“

(صحیح ابن ماجہ: ۲۶۷۹، صحیح)

ایک دوسری مثال اس کے تعلق سے جسے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں ذکر کیا

وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ

چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا، عذاب ہے اللہ کی طرف سے۔

(سورہ مائدہ: ۵۸)

لیکن یہ آیت اس سوال کا جواب نہیں دیتی جس کا جواب حدیث دے رہی ہے

۱- ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے؟ آیت میں عربی لفظ ”ید“ کا استعمال ہوا ہے جس کا اطلاق مکمل ہاتھ پر بھی ہوتا ہے۔

لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے واضح کر دیا کہ ہاتھ کو تھیلی تک کاٹا جائے گا۔

۲- کون سا ہاتھ کاٹا جائے؟



نبی ﷺ نے واضح کر دیا کہ بایاں ہاتھ کاٹنا جائے۔

۳۔ کتنی مقدار چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے؟ کیا کوئی ایک کاغذ کا ٹکڑا چالے تو کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ تو اس کی وضاحت حدیث کرتی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا

تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

”چور کا ہاتھ پاؤ دینار یا اس سے زیادہ پر کاٹا جائے گا۔“

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۲۹۸۲)

۴۔ کیا اگر ایک بچہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ کیا کسی بیوقوف اور پاگل کا ہاتھ چوری کرنے پر کاٹا جائے گا؟ کیونکہ عربی لفظ تو ”السارق“ ہے جس کا معنی ہے

چوری کرنے والا مرد۔ اسی طرح ”السارقة“ یعنی چوری کرنے والی عورت۔ تو یہ لفظ ان دونوں پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

حدیث وضاحت کرتی ہے

الْقَلَمُ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ

عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ، عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ

قلم تین لوگوں سے اٹھالیا گیا ہے (یعنی ان کے اوپر شریعت لاگو نہیں ہوتی) سونے والے سے یہاں تک کہ وہ جاگ جائے، بچہ سے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور

پاگل سے یہاں تک کہ وہ عقلمند اور ہوشیار ہو جائے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، علی رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۵۱۴)

معلوم ہوا کہ بچہ اور پاگل کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۵۔ ہاتھ کون کاٹے گا؟ کیا کوئی بھی شخص ہاتھ کاٹ سکتا ہے اور وہ دلیل میں قرآن کی آیت پیش کر سکتا ہے؟

حدیث اس کی وضاحت کر رہی ہے کہ وہی ہاتھ کاٹ سکتا ہے جو معاملات اور حکومت کی ذمہ داری رکھتے ہیں۔

ایک اور مثال جسے سورہ نساء آیت ۲۳-۲۴ میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام عورتوں کا ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ان سے شادی جائز نہیں پھر کہا ”.....ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے

حلال کی گئی ہیں۔

لیکن نبی ﷺ نے واضح کیا کہ

لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ عَمَّتِهَا وَ لَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ خَالَئِهَا

عورت اور اس کی پھوپھی کے درمیان جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کے درمیان جمع کیا جائے۔

(صحیح مسلم: ۱۴۰۸)

اور مثالوں کے لئے براہ کرم دیکھئے:

سورہ نساء ۱۰۱:۴ میں اللہ تعالیٰ نے نماز میں قصر کرنے کا حکم دیا جب خوف کا وقت ہو لیکن نبی ﷺ نے واضح کیا کہ عام سفر میں بھی نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(ز) حدیث قرآن کی ان آیتوں کے بارے میں بتلاتی ہیں جن کا حکم بدل چکا ہے

اس کی مثال اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں ذکر فرماتے ہیں

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ

وَ الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور مال چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے۔ پرہیزگاروں پر

یقین اور ثابت ہے۔ (بقرہ: ۱۸۰:۴)

لیکن جب بعد میں سورہ نساء کی آیت ۱۱-۱۲ اور اس جیسی آیتیں نازل ہوئیں تو اس نے اس آیت کے حکم کو بدل دیا جیسا کہ اس کی وضاحت نبی ﷺ نے کرتے ہوئے فرمایا:

فَلَا وَصِيَّةَ لِّوَارِثٍ

”وارث کے لئے وصیت کی (ضرورت) نہیں۔“

(دارقطنی: جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۷۰)

یقیناً ان آیتوں میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو ذکر کرنے کے بعد ہی فرما دیا تھا کہ ”یقیناً اللہ اس کے بعد کوئی بہترین فیصلہ لائے گا“ اور پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں اس بہترین تقسیم کے طریقہ کو ذکر کر دیا۔

(و) حدیث، قرآن میں موجود پیغامات کی تاکید کرتی ہے

اس کی مثال جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ ۹: ۳۸ میں ذکر کیا

فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ

دنیا کی زندگی کا فائدہ آخرت کے مقابلہ میں نہیں ہے مگر بہت ہی تھوڑا۔

نبی ﷺ نے اس کی تاکید کر دی یہ کہہ کر کہ

وَاللّٰهُ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ

فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ؟

اللہ کی قسم! آخرت کی حیثیت دنیا کے مقابلہ میں نہیں ہے مگر اتنی ہی کہ تم میں کا کوئی اپنی اس انگلی کو سمندر میں ڈبوئے پھر دیکھے کہ وہ کیا لے کر نکلتی ہے۔ (مسلم: ۲۸۵۸)

(ه) حدیث، قرآن میں ذکر کئے ہوئے واقعات کی تفصیل بیان کرتی ہے

اس کی کچھ مثالیں یہاں ہیں

الف) (خضر علیہ السلام کا واقعہ جو سورہ کہف ۱۸: ۸۲-۶۰ میں ہے اس کی تفصیل ہمیں صحیح احادیث سے ملتی ہیں۔

ب) ان مومنوں کے واقعہ کی تفصیل جنہیں کافروں نے گھڑھے میں جلا دیا تھا صرف اس وجہ سے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے مختصر طور سے سورہ بروج ۸۵ میں ذکر کیا ہے۔

ج) قرآن میں ایسی بھی بہت سی آیتیں ہیں جو ان واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو نبی ﷺ کے زمانہ میں پیش آئے لیکن ان کا احادیث کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے کہ وہ آیتیں کہنا کیا چاہتی ہیں۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ سورہ انفال ۸: ۷ میں فرماتے ہیں

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ

”اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تم سے ان دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ آ جائے گی۔“

یہ آیتیں جنگ بدر کے بارے میں بتلا رہی ہیں۔ اسی طرح سنت ہمیں بتلاتی ہیں کہ کون سی آیتیں کب نازل ہوئیں، اسی طرح قرآن میں کئی آیتیں ہیں جو غزوہ بدر، احد، احزاب، جنین اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے طلاق کے بارے میں بتلاتی ہیں اور کئی ایسی آیتیں ہیں جن کو اچھی طرح سارے سمجھنے کے لئے ہمیں کسی واقعہ اور حادثہ کے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔

حقیقت میں ان واقعات کا علم کہ جن کے تعلق سے خاص خاص آیتیں نازل ہوئیں وہ ایک خاص جگہ پر موجود ہیں جو کہ قرآن کی تفسیر کہلاتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ حدیث قرآن کی تفسیر کرنے میں بہت زیادہ اہم رول ادا کرتی ہے۔ حقیقت میں قرآن محفوظ ہے لہذا تفسیر اور قرآن کا معنی بھی قرآن کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور اس کی حفاظت بھی ضروری ہے اور اللہ ہی اس حدیث کی حفاظت کرنے والا ہے کوئی انسانی طاقت نہیں۔

## تیسری وجہ: محمد ﷺ اللہ کی طرف سے قانون دینے والے ہیں

(۱) اسے لے لو جو کچھ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں دیں

اللہ تعالیٰ سورہ حشر ۵۹: ۷ میں فرماتے ہیں

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

عالمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں

لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّمِصَاتِ وَالْمُتَمِصَّاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ

قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ إِنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ الْمُتَمِصَّاتِ

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَن لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ

هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ

فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

﴿مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

اللہ کی لعنت ہو گوندا گوندنے والی اور گوندوانے والی پر، ابرو بنانے والی اور بنوانے والی پر، اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں شکاف کرانے والی اور اللہ کی خلقت کو تبدیل کرنے والی پر۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خبر بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا جو قرآن پڑھتی تھی (یعنی صرف قرآن ہی کو تسلیم کرتی تھی) تو وہ ان (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس آئی اور کہا مجھ پر آپ کی طرف سے کیا خبر ملی کہ آپ نے گوندنا گوندنے والی اور گوندوانے والی پر، ابرو بنانے والی اور بنوانے والی پر، اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں شکاف کرانے والی اور اللہ کی خلقت کو تبدیل کرنے والی پر اللہ کی لعنت بھیجی ہے تو انہوں نے جواب دیا: میں کیوں ان پر لعنت نہ بھیجوں جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت بھیجی اور وہ اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ تو اس عورت نے کہا: میں نے پورا قرآن پڑھا اور میں نے دونوں دھتور کے درمیان ایسا کچھ نہیں پایا۔ تو انہوں نے جواب دیا: اگر تو نے اسے پڑھا ہوتا تو تجھے وہ بات مل جاتی۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کچھ رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ (حشر ۵۹: ۷)

## (۲) نبی ﷺ حلال اور حرام دیتے تھے

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

(اعراف ۱۵۷)

اور وہ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر بری چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ قانون اللہ کی طرف سے بتاتے تھے۔ اور حدیث یہ اسلام کی دوسری بنیاد میں سے ہے جس کی اتباع کرنا ہر ایک پر ضروری ہے جیسا کہ پہلے نقطہ میں اس کی وضاحت کی جا چکی ہے۔

اور کئی ایسی چیزیں ہیں جو حقیقت میں حرام ہیں اور اس کی حرمت سے متعلق دلیل ہمیں اللہ کے رسول ﷺ سے ملتی ہیں۔ مثلاً: مردوں کے لئے ریشم اور سونا حرام ہے، کپڑوں سے نیچے کپڑے لٹکانا حرام ہے۔ وغیرہ

(۳) جسے اللہ کے رسول ﷺ حرام کریں وہ ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ حرام کریں  
..... لیکن اس بات کا انکار کرنے والے بھی آئیں گے

(الف) مقدم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

يُوشِكُ أَنْ يَقْعَدَ الرَّجُلُ مُتَكِنًا عَلَى أَرْبِكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ مِّنْ حَدِيثِي فَيَقُولُ:  
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ

وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ إِلَّا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ

قریب ہی ایک ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اپنے تکیہ پر ٹیک لگا کر بیٹھے گا۔ اور جب میری حدیثوں میں سے کوئی حدیث بیان کی جائے گی تو وہ کہے گا: ہمارے درمیان اور تمہارے اللہ کی کتاب ہے تو ہم اس میں جو بھی حلال پائیں گے ہم اسے حلال جانیں گے اور ہم جسے حرام پائیں گے ہم اسے حرام کہیں گے۔ سنو! جسے اللہ کے رسول حرام کریں وہ ایسے ہی ہے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہو۔

(تبہقی، مسند احمد، ابن ماجہ: مقدم رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۸۱۸۶، صحیح)

(ب) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلُهُ مَعَهُ لَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبَعَانُ عَلَى أَرْبِكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ  
فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاحْلُلُوهُ  
وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ

سنو! مجھے (اللہ کی) کتاب اور اس کے ساتھ اسی کے مثل اور ایک چیز دی گئی ہے۔ سنو! قریب ہی ایک ایسا وقت آئے گا کہ ایک شخص پیٹ بھر کر تکیہ پر ٹیک لگا کر بیٹھے گا اور کہے گا تم اس قرآن کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور جو تم اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو کچھ اس میں حرام پاؤ تو اسے حرام جانو۔

(ابوداؤد) (صحیح ابی داؤد: ۳۸۸۸)

(ج) لیکن! اس کے علاوہ بھی کئی حرام چیزیں ہیں جس کی وضاحت اللہ کے رسول ﷺ نے کی ہے مثلاً، مردوں کے لئے ریشم اور سونا۔ اسی طرح ٹخنے سے نیچے کپڑے لٹکانا۔ وغیرہ  
سورہ النعام ۶: ۱۴۵ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعِمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً  
أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلًا لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

آپ کہہ دیجئے! کہ جو کچھ احکام ہذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتتا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت ہو۔

لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے اس کے علاوہ اور بھی جانوروں کے گوشت سے منع فرمایا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

اللہ کے رسول ﷺ نے ہر دانت والے (چیر پھاڑ کر کھانے والے) درندے کو کھانے سے اور ہر پنچے والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(مسلم: ۱۹۳۴، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

(د) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلُهُ مَعَهُ

سنو! مجھے اللہ کی کتاب دی گئی ہے اور اسی کے جیسی چیز اس کے ساتھ دی گئی ہے۔

(ابوداؤد: ۴۶۰۳، مقدمہ بن مغیرہ: ۲)

(ز) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا الْفَيْنُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ

فَيَقُولُ لَا نَذْرِي مَا وَجَدَنَافِي كِتَابَ اللَّهِ اتَّبَعَنَاهُ

میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنی تکیہ پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو اور اس کے پاس میرے حکم میں سے کوئی حکم آئے جو میں نے دیا ہو یا جس سے روکا ہو تو وہ کہے ہم نہیں جانتے: جو کچھ ہم اللہ کی کتاب میں پائیں گے ہم اس کی اتباع کریں گے۔

(ابوداؤد: ۴۶۰۵) (صحیح ابی داؤد: ۳۸۴۹)

نبی ﷺ نے آج سے کئی سال پہلے یہ خبر دے دی تھی کہ میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو احادیث کے تعلق سے شک پیدا کریں گے۔ اور آج ہم دیکھیں گے کہ یہ خبر بالکل سچ ثابت ہو رہی ہے۔

## (۴) قرآن کے علاوہ بھی وحی کی جاتی تھی

(الف) ایک معاملہ اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں پیش آیا جو کہ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ دو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ ہمارے معاملہ میں اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی تصدیق کی اور کہا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان اللہ کے قانون کے ذریعہ فیصلہ کروں گا۔ (صحیح بخاری: ۲۴۹۸)

(ب) ایک دوسری مثال، جسے اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعَ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ

جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے؟ اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے؟ (بقرہ: ۱۴۳)

آیت قبلہ کی تبدیلی کے بارے میں بتلاتی ہے۔ اور قبلہ فلسطین میں موجود بیت المقدس سے بدل کر مکہ میں موجود کعبہ کی طرف پلٹ گیا تھا۔ آیت یہ بھی بتلاتی ہے کہ پرانا قبلہ بیت المقدس اللہ ہی کا چنا ہوا تھا لیکن ہم قرآن میں یہ کہیں نہیں پاتے کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔ تو پھر یہ حکم دیا کس نے تھا؟ ظاہر ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ ہی تھے۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ اللہ کی طرف سے قانون دیتے تھے۔ (اور اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کی احادیث کو بھی محفوظ رکھا ہے) اگر کوئی شخص اس بات کا انکار کرے کہ حدیث محفوظ ہے تو پھر یہ دین محفوظ کہاں رہا؟ اس کے حلال اور حرام کہاں باقی رہے؟

اللہ تعالیٰ سورہ ابراہیم میں فرماتے ہیں

هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ

(ابراہیم: ۱۲: ۵۲)

یہ لوگوں کے لئے پیغام ہے۔

اسلام کی تعلیمات ہر دور کے لئے، ہر فرد کے لئے کیسے ہوگی جب کہ اسلام کا پیغام اعتبار والا نہ رہا اور اس کے رسول کی تعلیمات اور قوانین ہی باقی نہ رہے؟

چوتھی وجہ: محمد ﷺ ہی ہمارے لئے آئیڈیل ہیں

۱۔ سب سے بہترین مثال

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ  
لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

یقیناً اللہ کے رسول تمہارے لئے بہترین اسوہ ہیں اس کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے اور اللہ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرے۔ (احزاب: ۲۱)

## ۲۔ سب سے بہترین اخلاق

اسی طرح سورہ قلم میں ہے

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

(قلم: ۲۸)

یقیناً آپ اخلاق کے بلند درجہ پر ہیں۔

سنت اور حدیث ہی ہمارے سامنے نبی ﷺ کا اسوہ پیش کرتی ہے اور وہ طریقہ پیش کرتی ہے جس کی اتباع کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

جب اللہ رب العالمین نے رسول اکرم ﷺ کو ہمارے لئے اسوہ بنایا ہے تو کیا وہ اپنے رسول کی تعلیمات اور ان کی زندگی کی حفاظت نہیں کرے گا تاکہ ہم سچائی اور حق کے ساتھ انہیں اسوہ بنا سکیں؟

اللہ کی عبادت صرف اسی طریقہ سے کی جانی چاہیے جسے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنایا ہو۔ یہ آیت بتلاتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سے اسی طریقہ سے راضی ہو سکتے ہیں جب کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ کی اتباع کریں۔ ایسا اسوہ جسے ہر مسلمان کو اپنانا چاہیے وہ نبی ﷺ کا ہی اسوہ ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نبی ﷺ کو اسوہ بنا دیا۔ تو کیا اللہ اپنے نبی کی زندگی کو محفوظ نہیں رکھے گا تاکہ ہم حق، ثابت اور درست طریقہ سے ہمارے نبی کی اتباع کریں۔

## پانچویں وجہ: احادیث کے اندر ہمارے اختلافات کا حل موجود ہے

۱۔ نبی ﷺ ان چیزوں کی وضاحت کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں جس میں لوگ اختلاف کریں

حدیثوں کے اندر ان ہر اختلافات کا حل موجود ہے جو معاملہ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں پیش آئے یا آپ کے بعد پیش آتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ نحل میں فرماتے ہیں

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لئے اتارا ہے کہ آپ ان کے لئے ہر اس چیز کو کھول دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمان داروں کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے۔

(نحل: ۶۴)

اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ اس نے قرآن کو نبی ﷺ پر اتارا ہے لہذا اسے ان لوگوں پر واضح کر دے گا جو اختلاف کرتے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ سیدھے قرآن کو اپنے بندوں ہی پر بھیج دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ساتھ ساتھ ایک رسول بھی بھیجا جو اس کی وضاحت کرتا ہے اور لوگوں میں موجود اختلاف کو ختم کرتا ہے۔

قرآن یہ آیت بتلاتی ہے کہ نبی ﷺ مسلمانوں میں موجود اختلاف کو ختم کرتے لہذا معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث دونوں میں ہمارے اختلاف کا حل موجود ہے۔

## ۲۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹو

سورہ نساء کی آیت جو اوپر پیش کی جا چکی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

پھر اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی جانب لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہت ہی بہتر اور، باعتبار انجام بہت ہی

اچھا ہے۔

(نساء: ۵۹)

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ اختلافات کا حل پیش کرنے والے ہیں اور ہر امتی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو نبی ﷺ کی طرف بھی لوٹائیں۔  
اختلافات تو امت میں رہیں گے لیکن ان کا حل اللہ رب العالمین نے یہ پیش کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹایا جائے۔ جب اللہ نے حدیث کو یہ مقام دیا تو کیا وہ ان ﷺ کے اقوال و افعال کی حفاظت نہیں فرمائے گا؟  
لوگوں میں اختلافات تو اٹھتے ہی رہیں گے لیکن ہمیں اس اختلافات کے حل کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف معاملہ کو لوٹانا ہوگا اور وہ قرآن اور حدیث ہیں اور جب اللہ خود حدیث کو اتنی اہمیت دے رہا ہے تو یقیناً اللہ خود ہی اس کی حفاظت کرے گا۔

## چھٹی وجہ: قرآن اور سنت کو مضبوطی سے تھامنا، ہمیں گمراہی سے بچا سکتا ہے

۱۔ مجھے دو چیزیں دی گئیں ہیں.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے آخری حج کیا تو فرمایا:

تَرَكَتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ وَ سُنَّتِي وَ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں تم ان دونوں کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے اور یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آجائیں۔

(حاکم: ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم: صحیح الجامع: ۲۹۳۷: صحیح)

یہ اللہ کے رسول ﷺ کی وصیتوں میں سے ہیں جو انہوں نے اپنی امت کو کی کہ یہی وہ راستہ ہے جو ان کی امت کو انحراف اور گمراہی سے بچا کر رکھے گا اور وہ قرآن اور سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے تھامنا ہے۔

## ۲۔ ”اے اپنے دائرہ سے مضبوطی سے پکڑ لو“

ایک دوسری حدیث میں اس سے بھی مضبوط اور بھاری وصیت ہے جو اللہ کے رسول نے اپنی امت کو اس دنیا کے چھوڑنے سے پہلے دی، صحابی کہتے ہیں کہ:

...فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ

تَمَسَّكُوا بِهَا وَ عَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ

وَ اِيَّاكُمْ وَ مُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٍ وَ كُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

... تو تم میری سنت اور نیک ہدایت یافتہ خلیفہ اؤں کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اسے اپنے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑو اور تم نئی نئی چیزوں کے پیدا کرنے سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم: ابن ساریہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۵۴۹)

## ۳۔ ایسا مذہب جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

قَدْ تَرَكَتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ

یقیناً میں تمہیں ایسی روشن راہ پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی دن کی طرح ہے اور اس سے وہی گمراہ ہوگا جو ہلاک ہونے والا ہوگا۔

(ابوعاصم نے کتاب السنن میں اسے روایت کیا ہے) (اسے البانی نے صحیح کہا ہے: ۴۹:۱) (صحیح الترغیب: ۵۹)

دین کی ہر چیز دن کی طرح روشن اور واضح ہے۔ لیکن جب ایک بندہ اپنی آنکھوں کو بند کر لے تو وہ بہت ہی کم ہی اس کی طرف جائے گا۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ

فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيعَ

میں اس چیز کو ترک کرنے والا نہیں جسے اللہ کے رسول ﷺ کیا کرتے تھے مگر میں اسے ضرور کروں گا کیونکہ میں خوف کھاتا ہوں کہ اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔  
(بخاری: ۲۹۲۶)

## خاتمہ

آج بہت سے غیر مسلم جس طریقہ سے حدیث کو محفوظ کیا گیا اس پر تعجب کرتے ہیں، کہ راویوں کی سند کے ذریعہ سے، رجال کی کتابیں جس میں ۶۴۰،۰۰۰ سے بھی زیادہ راویوں کی تفصیل محفوظ ہیں۔ جس میں وہ طریقہ سے کہ جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار لوگوں سے اس کام کی خدمت لی ہے۔ جب کہ ہمیں اس بات سے شک نہیں کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے نبی ﷺ کی باتیں، افعال اور تقریریں اور نبی کی مکمل تفصیل کو محفوظ کیا ہے کیونکہ یہ بھی اس کی دین کی حفاظت کے لئے ضروری تھا تا کہ تمام لوگ قیامت کے دن حق دین کے ساتھ آئیں۔